

## 103654- آستینوں والا عبایا پہننے کا حکم

### سوال

مارکیٹ میں سر کے اوپر رکھ کر زیب تن کیا جانے والا عبایا موجود ہے، لیکن آستینوں والی عبایا پہننے کا حکم کیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

اگر تو یہ عبایا کھلا اور سارے جسم کو چھپائے، اور نہ تو نیچے والے ظاہر کرے، اور نہ ہی فی ذاتہ خوبصورت اور زینت ہو تو اسے زیب تن کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور اس کا آستینوں والا ہونا کوئی نقضانہ نہیں.

عورت کے لیے بس کس طرح کا ہونا اور شرعی بس کیا ہے یہ معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (6991) کے جواب کا مطالعہ کریں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ان آخری ایام میں عورتوں کے ہاں ایسی عبایا آتی ہے جو آستینوں والی اور تنگ ہے، اور ان آستینوں پر کڑھائی وغیرہ بھی ہے، اور اسی طرح کچھ عبایا ایسی بھی ہیں جس کی آستین میں ایک طرف بالکل شفاف ہے، آپ ان اشیاء کے بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"بہم کہتے ہیں کہ: ہمارے پاس ایک اہم قاعدہ اور اصول ہے کہ: بس، کھانے پینے اور معاملات میں اصل حلت ہے، اور یہ حلال میں، اور کسی کے لیے بھی اسے بغیر کسی دلیل کے اسے حرام کرنا حلال نہیں اگر اس کی حرمت کی نص ملے تو حرام ہے.

جب ہمیں اس قاعدہ کا علم ہو گیا جس پر کتاب و سنت و لالات کرتے ہیں، تو ان امور میں سے ہر وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کیا وہ حلال ہے، اصل یہی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{وَهُوَ اللَّهُ يَعْلَمُ بِمَا فِي الْأَرْضِ إِنَّمَا مَنْهِزُوا إِلَيْهِ مِنْهُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ} البقرة (29).

اور ایک مقام پر ارشادِ باری ہے:

{كَمْ دِبَّيْجَيْ كَمْ كَوْنَ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے اسباب زینت کو، جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے، اور کمانے پینے کی حلال چیزوں حرام کیا ہے}۔  
الاعراف (32).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{أَوْلَادُ اللَّهِ نَفْرَجُوا مِنْهُ وَرَوَفَتْ كَوْحَلَ كَيْا ہے، اور سو دُو حرام کیا ہے}۔ البقرة (275).

تو ان امور میں سے جو اللہ تعالیٰ نے حرام نہیں کیں وہ حلال ہیں یہی اصل ہے، لیکن جس کے متعلق شریعت میں حرمت کی دلیل آتی ہے، مثلاً مردوں کے لیے سونا حرام ہے، اور مردوں کے لیے ریشم حرام ہے مگر جو اس سے مستثنی ہے، اور اسی طرح سلوار قصہ اور کمپڑا، اور عبایا مردوں کے لیے ٹنگوں سے نیچے رکھنے کی حرمت، یا اس طرح کی دوسری اشیاء۔

توجب ہم اس مسئلہ کو اس پر فٹ کریں جو ان آخری ایام میں پیدا ہوا ہے کہ یہ جدید اور نئی عبایا کو اس قاعدہ اور اصول پر فٹ کریں تو ہم کہیں گے :

اصل تو یہ حلال ہیں، لیکن اگر یہ عبایا انتخات نظر یا فتنہ کا باعث بنیں، کیونکہ کڑھانی ہونے کی بنا پر نظریں اس کی طرف اٹھتی ہیں تو پھر ہم اس سے منع کریں گے، اس لیے نہ کہ فی ذاتہ جائز نہیں، لیکن اس کی نتیجہ میں جو فتنہ اور خرابی پیدا ہوا سکی بنا پر۔

اور اسی طرح اگر فرض کریں کہ عورتیں اس شکل کی عبایا تیار کر لیں جو مردوں کی عبایا کی طرح ہو تو بھی اس سے منع کیا جائیگا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے ساتھ مشاہبت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے، اور عورتوں کے ساتھ مشاہبت کرنے والے مردوں پر بھی لعنت کی ہے، تو ان عبایا کے متعلق ہم یہ کہیں گے : اصل میں تو یہ حلال ہیں جب تک ہمیں اس میں کوئی فتنہ یا انتخات نظر کا علم نہ ہو جائے، اگر ایسا ہو تو پھر اس سے منع کیا جائیگا "انتہی"۔

ویکھیں : لقاء الباب المفتوح (46/17).

اور ایک دوسری جگہ پر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ آستینوں والی عبایا کے متعلق کہتے ہیں :

"عبایا کے مسئلہ میں یہ ہے کہ : اگر تو یہ عبایا جسم اور بدن کے جسم کو واضح نہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں.....

اور عبایا کے متعلق یہ ہے کہ : بلاشک پہلی عبایا جس میں آستین نہیں، جو عورت کے سارے جسم کو چھپائے، اور کوئی حصہ بھی ظاہر نہ ہو تو یہ اس دوسری سے بہتر ہے، لیکن اس کی حرمت کے لیے کسی واضح چیز کی ضرورت ہے، یعنی : واضح دلیل کی محتاج ہے "انتہی"۔

ویکھیں : لقاء الباب المفتوح (141/15).

واللہ اعلم۔